محمد عمر فاروق

اسامہ بن لادن اور افغانستان کا جرأت مندانہ موقف

اسامہ بن لادن آج ایک فرد نہیں بلکہ بین الاقوامی جہادی تحریک کا نام ہے۔ جس نے اسلام کی سربلندی کی خاطر عالمی استعمار امریکہ جیسی سپر پاور کو گھنی کا ناچ نچا رکھا ہے۔ امارت شرعیہ افغانستان میں اسامہ بن لادن نے جس طرح روس کے بڑھتے قدموں کو روکنے کے لئے اپنی جان و مال کو داؤ پر لگا دیا تھا۔ افغانستان کے مجاہدین اس کی پر خلوص امداد اور ان بے غرض قربانیوں کو آج تک نہیں بھولے۔ طالبان امیر المومنین ملا محمد عمر کو اپنا ہیرو اور اسامہ بن لادن کو اپنا "محسن" سمجھتے ہیں۔ اسی لیے انہوں نے اسامہ کی میزبانی، عزت افزائی اور اس کی حفاظت کے لئے کوئی کسر اٹھا کر نہیں رکھی ہے۔ افغان مجاہدین اسامہ کو اپنی جان سے عزیز جانتے ہیں۔

حالیہ دنوں تاشقند میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام "سکس پلس ٹو" کے اجلاس میں جب طالبان سے اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا گیا تو طالبان کے نمائندوں نے اجلاس میں شریک روس، امریکہ، ایران، تاجکستان اور میزبان ملک ازبکستان کے مندوبین کو یہ خود دارانہ جواب دے کر ہزیمت سے دوچار کر دیا کہ وہ اسامہ سمیت کسی بھی مہمان مجاہد کو افغانستان سے نہیں نکالیں گے اور نہ ہی انہیں کسی دوسرے ملک کے حوالے کریں گے۔ طالبان نے یہ موقف اختیار کیا کہ چونکہ انہیں عرب مجاہد اسامہ بن لادن کے خلاف کسی بھی قسم کی دہشت گردی کے ثبوت نہیں ملے لہذا وہ اسامہ کو امریکہ سمیت کسی بھی ملک کے حوالے کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ طالبان نے افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت کے قیام کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ افغان عوام کی خواہشات کے برعکس فیصلے ٹھونسنے کی کسی بھی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

جب سے افغانستان میں طالبان کی حکومت قائم ہوئی ہے اور طالبان نے افغانستان میں اسلامی [illegible] کی بنیاد پر ایک خالص شرعی حکومت کا قیام عمل میں لا کر عملاً دین اسلام کو بطور قوت حاکمہ کے قائم اور [illegible] کیا ہے اسی دن سے مغربی دنیا اور امریکہ نے افغانستان کے ساتھ دشمنی استوار کر رکھی ہے۔ انہیں کبھی [illegible] سزاؤں کو ظالمانہ عمل کہہ کر حقوق انسانی کی پامالی کا مجرم گردانا جاتا ہے۔ کبھی ان کے پیٹ میں خواتین کے حقوق چھن جانے کا درد اٹھتا ہے اور اب تو انہیں ہمہ وقت اسامہ بن لادن جیسے مجاہدین اسلام کے افغانستان کی سرزمین پر بیٹھ کر پوری دنیا میں امریکی مفادات کو نقصان پہنچانے پر خوف و تشویش لاحق ہے۔

امریکہ اور اس کے حلیف ممالک اچھی طرح جانتے ہیں کہ افغانستان میں اسلامی حکومت کا قیام دنیا بھر کے اسلام دشمن عناصر کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ افغانستان جہادی تحریکوں کی تربیتی سرگرمیوں کا مرکز ہے اور کفریہ طاقتوں کو یہ گوارا نہیں ہے کہ افغانستان مسلمانوں میں جذبہ جہاد کو زندہ کرنے میں اپنا کلیدی کردار جاری رکھے۔ مغرب کے تجزیہ نگار اور عصر حاضر کی دینی تحریکوں کا باریک بینی سے جائزہ لینے والے

یہودی اور عیسائی مفکرین چیچنیا، بوسینا، کوسوو، فلپائن، ترکی، الجزائر، مصر اور کشمیر میں اسلامی قوتوں کے متحرک ہونے میں جہاد افغانستان کو ہی بنیاد سمجھتے ہیں۔ جسے وہ بنیاد پرستی اور مذھبی جنون کہہ کر اپنی نفرت کی آگ اگلتے ہیں۔ در حقیقت افغانستان نے مسلمانوں کو جہاد کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا ہے۔ مسلمان کی تو ساری زندگی ہی جہاد سے عبارت ہے۔ وہ بیک وقت مجاہد، مبلغ اور مصلح ہوتا ہے۔ اس کا مقصد ملکی ہوس گیری نہیں ہوا کرتا، بلکہ اللہ کے دشمنوں پر اس کی ہیبت طاری کرنا اور اس ذات وحدہ لاشریک کے آفاقی و ابدی پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہوتا ہے۔

امریکہ اسامہ بن لادن کو ختم کرنے کے لئے افغانستان پر میزائلوں کی بوچھاڑ کر چکا ہے۔ کئی ملکوں میں راسخ العقیدہ مسلمانوں کو اسامہ سے تعلق کے شبہ میں گرفتار کر کے امریکہ لایا گیا ہے اور انہیں سخت ترین سزائیں دی جا چکی ہیں۔ مگر اس پر بھی امریکہ کو چین نہیں ہے اور وہ اب ہر صورت میں اسامہ کو زندہ گرفتار کرنا یا مردہ دیکھنا چاہتا ہے۔ امریکہ دنیا میں برپا اسلامی تحریکوں کا خاتمہ اسامہ کی موت میں ہی دیکھتا ہے۔ کیونکہ اسلامی تحریکات میں جس تیزی کے ساتھ تحرک پیدا ہو رہا ہے اسی شدت کے ساتھ امریکہ اور غیر مسلم جارحین کے خلاف نفرت کی فضاء جنم لے رہی ہے۔ جسے یہود و نصاریٰ اپنے لیے عالمی خطرہ تصور کر رہے ہیں۔ اور وہ اس کے لئے اسامہ بن لادن کو ہی مجرم سمجھتے ہیں۔ اسی لیے وہ اسامہ کی جان کے دشمن بن گئے ہیں۔ حالانکہ عالم کفر کو معلوم نہیں کہ ہر مسلمان اپنی اصل میں ایک مجاہد بھی ہے۔ اسامہ کو مار دینے سے جذبہ جہاد کو مٹایا نہیں جا سکتا۔ یہ تو وہ ملکوتی نغمہ ہے جو پیدا ہوتے ہی ہر مسلمان بچے کے کانوں میں پہلی صدا بن کر اللہ اکبر کا رس گھولتا ہے۔ مسلمان جو پیدائش کے ساتھ ہی اللہ کی بڑائی کا اقرار اور غیر اللہ کی نفی کا اعلان کرتا ہے پھر وہ مادی قوتوں سے کیونکر خوف کھا سکتا ہے۔ اگر اسامہ بن لادن جوش جہاد کا نام ہے تو آج ہر مسلمان اسامہ بن لادن بن چکا ہے۔

افغانستان نے اسامہ کو امریکہ کے حوالے نہ کرنے پر جو غیرت مندانہ موقف اختیار کیا ہے۔ وہ افغانستان کے بیرونی دباؤ کو تسلیم نہ کرنے کی نشاندھی کرتا ہے۔ افغانستان کے دو ٹوک فیصلے سے اس کی خارجی و داخلی خود مختاری اور کسی بھی فانی قوت سے مرعوب نہ ہونے کے مضبوط اور غیر لچک دار پالیسی کا بھی اعلانیہ اظہار ہوتا ہے۔ افغانی حکومت کا یہ دلیرانہ اقدام ان مسلمان ممالک کے لیے بھی باعث تقلید ہے جو اپنی مرضی کے فیصلے کرنے کی بجائے امریکی سامراج سے ڈکٹیشن لیتے ہیں اور ذاتی مفاد کے لئے ملک و قوم کو بیرونی قوتوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں۔

"سکس پلس ٹو" کے اجلاس میں افغانیوں کا واشگاف اعلان پاکستانی حکمرانوں کے لئے بھی قابل غور اور لائق توجہ ہے کہ جو قومی اور ملکی فیصلوں کے وقت ہچکچاہٹ اور تذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں اور آخر کار کفریہ